REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱۰/

منگلوار ۵ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۹ تبوک ۱۳۲۹ ہش | ۱۹ ستمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۱۵

سالانہ چندہ ۲۴ روپیہ ششماہی ۱۳ روپیہ سہ ماہی ۷ روپیہ ماہانہ ۲/۸ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

کراچی ۱۰ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو درد نقرس کا پہلے کی نسبت بہت آرام ہے۔ مگر کھانسی کی شدت ابھی تک باقی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۸ ستمبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب درد دل سے حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۸ ستمبر۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی رہی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان سے ملیں گے!

واشنگٹن ۱۰ ستمبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایچی سن آج چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقات کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مشرق بعید کے مسئلہ پر مسٹر ایچی سن ایشیا کے ممتاز سیاستدانوں سے جو ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ یہ ملاقات بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں زیادہ تر یہ مسائل زیر غور آئیں گے۔ ادارہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کا درجہ۔ کوریا۔ جاپان سے صلح نامہ کی شرائط۔

کوریا میں گھمسان کی لڑائی

کوریا ۱۰ ستمبر۔ تازہ اطلاعات کے مطابق جنوب مشرقی کوریا کے میدان میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے شمالی کوریا کی فوج امریکی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔

ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ امریکی فوجوں نے ساحلی مورچے کو ایک مقام پر توڑ دیا ہے اور دریا کو پار کر کے سیئول پر حملہ کر دیا ہے کل شمالی کوریا کی فوج کے چار ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ ہندوستان میں کمیونسٹ چین کے پہلے سفیر نے آج اپنے تقرر کے تمام کاغذات بھارتی کے صدر مسٹر راجندر پرشاد کی خدمت میں پیش کر دئے

مغربی افریقہ اور انڈونیشیا میں ہزاروں سعید روحیں احمدیت میں داخل ہو کر خدمت اسلام میں مصروف ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں انڈونیشیا اور افریقہ کے احمدی مبلغین کی تقاریر

لاہور ۱۷ ستمبر۔ آج ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے دو مبلغین یعنی مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ سیرالیون (افریقہ) اور مکرم مولوی رحمت علی صاحب فاضل مبلغ انڈونیشیا نے بتایا کہ ان دونوں ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک کئی ہزار افراد صدق دل سے احمدیت قبول کر کے نہایت اخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں۔ افریقہ میں ہمارے متعدد سکول نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہیں اور ہر جگہ عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں ہمیں نمایاں کامیابی ہو رہی ہے۔ انڈونیشیا میں اہم اسلامی مسائل پر نہایت جامع لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے متعدد کتب کے تراجم ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکے ہیں

یہ جلسہ تعلیم اسلام کالج میں آج شام ۵ بجے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا موسم کی خرابی کے باوجود حاضری کافی تھی۔

تلاوت قرآن و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل نے مغربی افریقہ میں "تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ آج صرف جماعت احمدیہ کے مبلغ ہی برعظیم افریقہ کے کونے کونے میں عیسائی مشنوں کا نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس وقت تک ہم کئی سکول جاری کر چکے ہیں۔ جو بچوں کو اسلامی تعلیم سے آشنا کرنے کا بڑا موثر ذریعہ ثابت ہوئے ہیں۔ ہزاروں افراد ہمارے ذریعے سے حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی خاطر ہر طرح کے مصائب برداشت کرتے ہیں۔ مگر ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آتی۔ ان میں سے کئی لوگ دینی تعلیم حاصل کر کے اب ہمارے دوش بدوش تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں

مکرم مولوی رحمت علی صاحب نے (جو پچیس برس سے انڈونیشیا میں فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور حال ہی میں پاکستان تشریف لائے ہیں) "انڈونیشیا میں تبلیغ احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ انڈونیشیا کی سیاسی۔ تمدنی اور مذہبی تاریخ پر مختصراً روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ کس طرح اس ملک کو مختلف مراحل میں سے گزر کر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انڈونیشیا میں احمدیت کے نفوذ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ گو سب سے پہلے مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ ایک باقاعدہ مبلغ کی حیثیت سے ۱۹۲۵ء میں میں انڈونیشیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس کراؤں۔ لیکن دراصل وہاں پر سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (علیہ السلام) کے زمانہ میں ہی حضور کی کتب پہنچ چکی تھیں اور احمدیت کا بیج بو دیا گیا تھا جو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لہلہاتا ہوا پودا بن چکا ہے جس کی شاخیں انڈونیشیا کے گوشے گوشے میں موجود ہیں۔ تبلیغ کے مختلف ذرائع کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ انفرادی گفتگو۔ تقاریر اور اشتہارات کے علاوہ ہم وسیع پیمانے پر اسلامی تبلیغی لٹریچر شائع کر رہے ہیں سلسلے کی بہت سی اہم کتب اور رسائل کے تراجم شائع کرنے کے علاوہ ہم مختلف اسلامی مسائل پر بھی نہایت مستند لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔ اور ہمارا لٹریچر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ میں اپنے اندر کوئی بھی ایسی صلاحیت نہیں پاتا۔ جو کامیابی کی ضامن ہو سکے۔

آخر میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ہر دو مبلغین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مختصراً مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انہیں ان تقاریر کے سننے کے بعد اپنے قلوب کا جائزہ لیکر یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح ہمارے یہ محترم مبلغ ہر طرح کے ناساعد حالات کے باوجود اپنے فرائض کو بخیر و خوبی ادا کرتے ہیں۔ آیا اسی طرح وہ بھی اپنے فرائض کو ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کی تحریک کی اہمیت بتاتے ہوئے احمدی نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ آیندہ ماہ خدام الاحمدیہ کا جو سالانہ اجتماع ربوہ میں ہو رہا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ (اسٹاف رپورٹر)

سیلاب زدگان کی فیاضی کیساتھ امداد کیجئے

لاہور ۱۸ ستمبر۔ سید فدا حسن کمشنر لاہور نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے:۔

ہز اکسیلنسی گورنر پنجاب کی منظوری سے تمام ڈپٹی کمشنروں سے استدعا کی گئی ہے کہ آنے والی عید الاضحیٰ پر حالیہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی امداد کے لئے قربانی کے جانوروں کی کھالیں بطور عطیات فراہم کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ پچھلے سال اسی قسم کا انتظام تمام ضلعوں میں کیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں کھالوں کی تمام آمدن قائداعظم فنڈ (حسابات کشمیر) میں جمع کرائی گئی تھی۔ مجھے امید ہے کہ اس کار خیر میں عوام کامل تعاون اور فیاض دلی کا ثبوت دیں گے۔ سیلاب کی وجہ سے ایک وسیع رقبہ پر مصیبت نازل ہو چکی ہے۔ ہزاروں افراد جن کے مکان اور مال و اسباب سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں اب وہ عارضی پناہ گاہوں میں زندگی گزار رہے ہیں اگر موسم سرما شروع ہونے سے پیشتر ان کے لئے مناسب رہائش اور پارچات کا انتظام نہ کیا گیا۔ تو احتمال ہے کہ وہ شدید مصائب میں گرفتار ہو جائیں گے۔

حکومت پنجاب کے حکام اور فوجی افسروں نے سیلاب زدگان کو فوری مصیبت سے نجات دلانے کے لئے ہر ممکن کاروائی عمل میں لائی ہے اور اس بارے میں ان کی طرف سے ابھی تک بدستور کوشش جاری ہے ان لوگوں کو تقاوی قرضے دینے۔ مالیہ اراضی معاف کرنے۔ طبی امداد بہم پہنچانے اور صحت عامہ کو برقرار رکھنے سے متعلق طویل المیعاد منصوبے بھی زیر غور ہیں۔ اس مرحلہ پر یہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان بدقسمت اشخاص کی امداد و اعانت کے لئے پرائیویٹ طور پر بھی اس کار خیر کو باقاعدہ طور پر منظم کیا جائے۔ معطی حضرات کو انفرادی عطیات کی صورت میں باقاعدہ رسیدیں دینے کا انتظام کیا جائے گا۔ ہر ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر قربانی کے جانوروں کی کھالیں فراہم کرنے کے طریقے اور ان کے اکٹھا کرنے کی جگہوں کے بارے میں اعلان کریں گے۔

مسعود احمد برنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا مودودی احراری لیڈروں کے نقشِ قدم پر!

دونوں الیکشنوں کی خاطر اسلام اور قرآن کا نام لے رہے ہیں

جناب عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا اظہارِ حقیقت

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

مظفر گڑھ میں احرار تبلیغ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب امیر شریعت احرار نے کہا ہے کہ:۔

"اب ہمارے والی بیماری مولانا مودودی کو ہوگئی ہے۔ ہم جس چٹان کی چوٹی پر کھڑے ہیں۔ علامہ مودودی بھی اس پر چڑھنے کی کوشش کرنے لگے ہیں کاش وہ ہماری حالت سے عبرت حاصل کرتے۔ قرآن سناتے سناتے جوانی گزر گئی۔ بڑھاپا جا رہا ہے لیکن اس قوم نے ماننا تھا نہ مانا" (اخبار آزاد لاہور مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ مولانا مودودی صاحب احرار کی عبرت ناک حالت سے عبرت حاصل نہ کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں احراری اور مودودی دونوں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ جناب امیر شریعت احرار کو شکوہ ہے کہ میں نے ساری عمر قرآن سنانے میں صرف کر دی ہے مگر قوم نے میری بات کو نہ مانا ہے اور نہ مانیگی۔ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمان قرآن مجید کو ماننے سے انکاری ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو پھر وہ احراری لیڈروں کے قرآن کو کیوں نہیں مانتے؟ اس کا جواب خود جناب امیر شریعت احرار کی اسی تقریر کے مندرجہ ذیل الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے۔ آپ مودودی صاحب کی یقینی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:۔

"اگر آسمان سے کوئی فرشتے اتر آئیں تو الگ بات ہے ورنہ اگر قوم یہی ہے تو انشاء اللہ الیکشن کے بعد علامہ مودودی بھی وہیں ہوں گے جہاں آج ہم ہیں یہ قوم اسلام کو ووٹ دے چکی اور آپ لے چکے"

گویا احرار کا سارا دھندا بھی ووٹوں کی خاطر تھا اور اب مودودی صاحب کی ساری تگ و دو بھی ووٹوں کی خاطر ہے۔ اسلام اور قرآن کا نام محض ووٹ حاصل کرنے کے لئے لیا جا رہا ہے۔ اگر الیکشن مدِنظر نہ ہو اور ووٹ حاصل کرنا مطلوب نہ ہو تو یہ ساری جدوجہد یک دم بند ہو جاتی ہے۔ گویا ان لوگوں کی کوششوں کا منتہائے مقصد اسلام کے نام پر سیاست کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قوم کے لوگ ان کے شنوا نہیں ہوتے وہ دیکھتے ہیں کہ یہ احراری اور مودودی صاحبان اسلام اور قرآن کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ نہ ان کے قرآن کو سنتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کو اس نام پر ووٹ دیتے ہیں۔ احرار نے پورے زور کے ساتھ قوم پر یہ طلسم چلانا چاہا۔ مگر سمجھدار لوگ ان کے اس سیاسی داؤ میں نہ آئے۔ جس پر انہیں اپنی ناکامی کا شدید احساس ہوا اور وہ مسلمانوں کو برا بھلا کہنے لگ پڑے۔ چونکہ امیر شریعت احرار مشہور مثل "ولی را ولی مے شناسد" کے مطابق امیر جماعت اسلامی کے مقاصد و اغراض سے پوری طرح آگاہ ہیں بلکہ دونوں ہمنوا ہیں اس لئے جماعت اسلامی کے افراد ان کی شہادت سے ابھی سے فائدہ اٹھائیں گے۔ باقی رہا آسمان سے فرشتوں کے اترنے کا سوال تو حضرت فرشتوں کو آپ جیسے لوگوں سے قرآن پڑھنے کا خیال ہی کب پیدا ہو سکتا ہے۔ع

تو کارِ زمیں را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

پھر جب آپ لوگ فرشتوں کے نزول کی توقع ہی نہیں رکھتے۔ تو وہ کس مناسبت سے آپ کے پاس اتریں گے۔ بہر حال اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ احراری اور مودودی صاحبان کا موجودہ ہنگامہ محض الیکشن اور ووٹوں کی خاطر ہے۔

ناظرین کرام! آپ مندرجہ بالا اقتباس میں پڑھ چکے ہیں کہ احراری امیر شریعت مسلم قوم سے مایوس ہیں اور انہیں منکرِ قرآن قرار دے رہے ہیں آیئے اب ان کی اس مظفر گڑھ والی تقریر کا تیسرا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ جناب بخاری صاحب کہتے ہیں کہ:۔

"ساری عمر قرآن سنایا اب لاکھ وعظ کروں۔ علامہ مودودی ہزار تقریریں کریں یہ لوگ تو قرآن کو ماننے کے ہیں نہیں اگرچہ وہ بہت آسان ہے یہاں تو وہی ملے گا جو چل رہا ہے کفر کفر سے لڑے گا آگے آگے امپیریلزم ہے اور پیچھے پیچھے کمیونزم۔ سؤر کے پیچھے کتا ہے۔ کمیونسٹوں سے ہماری جنگ کیسی، اسلام اور اشتراکیت کا جھگڑا کیسا؟ میں تو پوچھتا ہوں کہ اسلام ہے کہاں جس سے کمیونزم کی جنگ ہوگی"

(اخبار آزاد ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء)

مسلمانوں کے احراری اور مودودی امیروں کی بات پر کان نہ دھرنے کی وجہ تو سابقہ اقتباس سے عیاں ہو چکی ہے۔ اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ احراری امیر شریعت نہ صرف مسلم قوم سے مایوس ہیں بلکہ اسلام سے بھی مایوس ہیں۔ ان کے خیال میں اسلام اور کمیونزم کے مقابلہ کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسلام کا کہیں وجود ہی نہیں؟ کیا اس ناامیدی اور مایوسی کے پیکر سے یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ مشکلات کے بھنور میں اسلام کی کشتی کا ناخدا بننے کا اہل ہے؟ جو لوگ ایسے شخص کو اپنی شریعت کا "امیر" قرار دے لیں ان کا حشر عیاں ہے۔

اب ان حالات میں کیا مسلمانوں میں سے ہوش و خرد رکھنے والوں کا یہ فرض نہیں کہ وہ احراری لیڈروں سے جو جگہ بجگہ اسلام کے نام پر جلسے کرتے پھرتے ہیں۔ اور قوم کے لاکھوں روپے برباد کر رہے ہیں۔ یہ سوال کریں کہ جب آپ کے امیر کے قول کے مطابق اسلام کا کہیں وجود ہی نہیں تو آپ کس چیز کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور کس کے نام پر مسلمانوں کی پسینہ کی کمائی اپنے گھروں میں انڈیل رہے ہیں؟ یہ ایک سوال ہے۔ جو احرار سے پوچھا جانا چاہیئے۔ اور خود احرار میں سے صاحبِ احساس لوگوں کو بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ جب بقول امیر احرار کہیں اسلام موجود ہی نہیں تو وہ کس نام سے عوام کے سر چڑھ رہے ہیں

انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی وفرادی ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور جماعت احمدیہ

"امت کے کئی فرقے بن گئے ہیں اور ملتِ اسلامیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ بعض حنبلی ہیں تو بعض شافعی۔ بعض مالکی ہیں تو بعض حنفی اور بعض اہل تشیع بن گئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ابتداء میں اسلامی تعلیم ایک ہی تھی لیکن بعد ازاں کئی مختلف گروہ بن گئے اور ہر گروہ اپنے عندیہ پر خوش ہے ہر فرقہ نے اپنے مذہب کا ایک قلعہ بنا رکھا ہے اور اس سے نکلنا نہیں چاہتے خواہ اس سے بہتر صورت انہیں مل جائے۔ اور اپنے بھائیوں کی جہالت اور تاریکی کے قلعہ کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ اہل قلعہ کو خلاصی دوں اور جو دور ہیں ان کو نزدیک کروں۔ اور سرکشوں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤں اور اختلاف رفع ہو جائے اور قرآن کریم پیشانیوں کا مالک اور دینِ اسلام کا قبلہ ہو۔"

مندرجہ بالا حوالہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اسلامی فرقوں سے اختلاف دور کر کے انہیں ملایا جائے۔ اور جو دور ہیں ان کو قریب کیا جائے۔ اور جو تاریکی اور ظلمت میں پڑے ہیں ان کو نور میں لایا جائے۔ اور قرآن کریم کی حکومت کو قائم کیا جائے۔ یہ وہ عظیم الشان مقصد اور غرض ہے جماعت احمدیہ کے قیام کی جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے۔

کیا جماعتوں کے احباب اس مقصد اور غرض کی طرف توجہ فرمائیں گے؟ اور غور فرمائیں گے کہ کیا انہوں نے اپنی اصلاح کر لی ہے اور وہ ظلمت و تاریکی سے نکل کر نور میں آگئے ہیں اور قرآن کریم کو مقدم کر رہے ہیں؟

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد!

"احباب کو چاہیئے۔ کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔" جزاہم اللہ خیراً (الفضل ۹ر اکتوبر ۱۹۴۲ء)

روپے کس غرض کے لئے ہیں؟

مبلغ بیس ۲۰ روپے بذریعہ منی آرڈر احمد مختار صاحب نواب شاہ کی طرف سے بنام ایڈیٹر الفضل وصول ہوئے ہیں۔ براہ کرم احمد مختار صاحب اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں اور یہ بھی لکھیں کہ یہ روپے کس غرض کیلئے بھیجے ہیں

ایڈیٹر

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
۱۹ ستمبر ۱۹۵۰ء

سیاسی وحدت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ہم ہفت روزہ "آفاق" اشاعت ۱۱ ستمبر ۱۹۵۰ء سے ایک مکتوب مع عنوان نقل کرتے ہیں۔

فھو ھذا

"احمدی وغیر احمدی کا سوال

کچھ عرصہ ہوا عطا محمد صاحب سبزی فروش شیخوپورہ اور محمد یوسف صاحب سیکرٹری چیمبر آف کامرس نے اس بات کا بہت شکوہ کیا ہے کہ ۱۱ جولائی کے آفاق میں آپ نے شیعہ سنی نزاع کا تذکرہ کرتے ہوئے سیاسی اعتبار سے احمدی وغیر احمدی کے فرق کو قومی وحدت کے لئے خطرناک کیوں قرار دیا۔ آپ کی بات سولہ آنے درست تھی حقیقت یہ ہے کہ ہم بدقسمتی سے احمدیوں کی مخالفت میں عدل کو ہاتھ سے کھو دیتے ہیں۔ اور ہمیشہ ہی ہم کو اس کا زبردست خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے تقسیم سے قبل ایک زمانے میں ہم نے احمدیوں کے خلاف زبردست مہم جاری کی اور اس وقت دل ہی دل میں مگن رہے کہ ہم نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ لیکن درپردہ اس کا یہ نقصان پہونچا کہ احمدیوں سے الجھتے الجھتے ہم باہم دست وگریباں ہو بیٹھے۔ اور لکھنؤ میں مدح صحابہ کے جھگڑے نے سر اٹھا کر اغیار کی نظروں میں ہمیں ذلیل کرکے رکھ دیا۔ اب پاکستان بننے کے بعد ہم میں سے بعض حضرات نے پھر اسی پرانے محاذ کو کھولنا چاہا۔ نتیجہ وہی ہوا جو ۱۹۳۵ء میں ہوا تھا یعنی یہ کہ قضیہ نارووال سے ہمیں دوچار ہونا پڑا دراصل بات یہ ہے کہ جب کبھی ہم تعمیری کاموں سے بے نیاز ہو کر احمدیوں کے خلاف شور مچاتے ہیں۔ تو خود ہمارے درمیان تشتت و افتراق کی ذہنیت بروئے کار آکر فرقہ داری کے جذبات کو ابھارنا شروع کر دیتی ہے اور باہم دست وگریبان ہو کر اپنی ذلت و رسوائی کا سامان بہم پہونچا لیتے ہیں اگر ہم فرقہ داری کی لعنت سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ تو یقیناً سیاسی اعتبار سے ہمیں احمدی اور غیر احمدی کے مسئلہ کو بھی نظر انداز کرنا پڑے گا۔ ورنہ ہمیشہ ہی جوتوں میں دال بٹتی رہے گی۔ کیا عجیب بات ہے کہ احمدیوں کے خلاف جس مذموم روش کو ہم روا رکھتے ہیں۔ وہی روش ہمارے درمیان افتراق پھیلانے کا موجب بنتی ہے۔ تو ہم اس کی مذمت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس سے محفوظ رہیں۔ حالانکہ ہم اس لعنت سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہ سکتے۔ جب تک ہم تشتت و افتراق کے ہر دروازے کو بند نہ کر دیں۔ اور اس میں یقیناً احمدیوں کی اندھی مخالفت بھی شامل ہے

مجھے احمدیوں کے معتقدات سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن سیاسی اعتبار سے ان کی مخالفت کے میں سخت خلاف ہوں کیونکہ میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ یہ مخالفت ہمیشہ ہمارے لئے مصیبت کا باعث بنتی رہی ہے اسی لئے قائد اعظم نے انہیں سیاسی وحدت میں شریک رکھا۔ اور اس بارے میں مخالف عناصر کی قطعاً کوئی پروا نہ کی۔ میرے نزدیک اب بھی سیاسی وحدت برقرار رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم اختلاف عقائد کے یکسر استیصال پر ہرگز زور نہ دیں بلکہ جو چیز بھی ہمارے درمیان مشترک ہو اسی کو دفع نفاق کی اساس بنا کر اسی وحدت کی حفاظت کریں۔ ورنہ ہمارا اور ہمارے پاکستان کا اللہ ہی حافظ ہے۔

زمانے کا تقاضا تو یہ ہے کہ قومیت کی بنیاد مذہب کے بجائے جغرافیائی حدود پر رکھی جائے لیکن ہم ہیں کہ اپنی رہی سہی قومیت کے دائرے کو اور زیادہ تنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ (تجمید الحسن ماڈل ٹاؤن)

ہم نے یہ مکتوب محض اس لئے نہیں نقل کیا کہ اس میں احمدیوں کے ساتھ سلوک کے سوال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بلکہ ہم نے یہ اس لئے نقل کیا کہ اس میں ایک اہم اصول کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہماری دانست میں صاحب مکتوب نے احمدیوں کی ٹھوس مثال لے کر اس اہم اصول کو پیش کیا ہے۔ اور وہ اصول یہ ہے

"سیاسی وحدت برقرار رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم اختلاف عقائد کے یکسر استیصال پر ہرگز زور نہ دیں۔ بلکہ جو چیز بھی ہمارے درمیان مشترک ہو اسی کو دفع نفاق کی اساس بنا کر اس وحدت کی حفاظت کریں"۔

صاحب مکتوب نے اپنے اس اصول کی افادیت سمجھانے کے لئے احمدیوں کے ساتھ قائد اعظم کے طرز عمل کا حوالہ دیا ہے۔ مسلمانان پاکستان کو معلوم ہے کہ قائد اعظم کے وقت میں بعض فرقہ پرست علما نے بارہا زور دیا کہ احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ تصور کیا جائے۔ مگر قائد اعظم نے ہر بار نہایت سختی سے اس کی مخالفت کی بلکہ ایک دفعہ جب ایک مشہور متعصب لیگی عالم نے ایک جلسہ میں اس مضمون کا ریزولیوشن پیش کرنا چاہا تو قائد اعظم نے سختی سے روک دیا۔

بات دراصل یہ ہے کہ مسلمانوں میں مختلف فرقے ہیں جو مختلف اعتقادات کی بنا پر ایک دوسرے کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر بدقسمتی یہ ہے۔ کہ یہ شدت اختلاف یہیں بس نہیں ہو جاتی۔ اگر یہیں تک رہتی تو خیر تھی مگر یہ شدت یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ بعض فرقے دوسروں کو مرتد قرار دے کر ان کو واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے اگر آپ فرق فی الاسلام کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی قابل ذکر فرقہ ایسا نہیں ہے۔ جس کے خلاف مخالف فرقوں نے متحد ہو کر کفر و ارتداد اور اس لئے واجب القتل ہونے کا فتوےٰ نہ دیا ہو۔

جب کبھی کوئی مصلح کھڑا ہوا ہے اور اس کے ہمخیالوں کی جماعت بنی ہے۔ پہلے فرقوں نے متحدہ طور پر اس کے خلاف یہی فتوےٰ دیا ہے۔ شائد ہی کوئی عالم حقیقی ایسا ہو جس کے اور جس کی جماعت کے خلاف ایسا نہ ہوا ہو۔ چونکہ فرقہ احمدیہ اس زمانہ میں ایک جدید فرقہ ہے اس لئے ضرور تھا کہ پہلے تمام فرقے متحد ہو کر اس کی مخالفت کرتے اور اس کے خلاف وہی پرانا ہتھیار استعمال کرتے جو علمائے دین کہلانے والے شروع سے ہر جدید فرقے کے ساتھ اپنے اپنے وقت پر کرتے آئے ہیں۔ کسی نہ کسی مسئلہ پر جدید فرقہ سے اصولی اور بنیادی اختلاف ظاہر کر کے مشترکہ محاذ بنا لیا جاتا ہے۔ اور اپنے باہمی اختلافات کو جدید فرقہ کے اختلاف کے مقابلہ میں فروعی اختلافات بیان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جب پہلے ان میں سے کسی فرقہ کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا تھا تو اسکے ساتھ جو اختلافات تھے اس وقت ان کو ہی بنیادی اختلافات بیان کیا جاتا تھا۔ یہی چکر ہر جدید فرقہ کے ظہور پر چلتا رہا ہے۔

جیسا کہ صاحب مکتوب نے صراحت کی ہے اس کا نقصان ظاہر ہے۔ جب ایک فرقہ کے خلاف طوفان اٹھایا جاتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ ہر دفعہ بلا استثنا یہی ہوتا ہے کہ ایک فرقے کے خلاف مشترکہ اور متحدہ محاذ بنانے والوں کے درمیان جو آپس میں اختلافات ہوتے ہیں وہ بھی بروئے کار آ جاتے ہیں۔ جو لوگ اس طرح فرقوں کے اختلافات کو سیاست میں داخل کرتے ہیں۔ وہ دراصل مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کے بدترین دشمن ہیں۔ "سیاست اسلام ہے اور اسلام سیاست ہے" اگر اس اصول کو صحیح بھی سمجھ لیا جائے۔ تو پھر بھی تمام مسلمانوں کی سیاسی وحدت قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم مختلف فرقوں کے اعتقادی اختلافات کو نظر انداز کر دیں۔ اگر ہم کسی ایک فرقہ کے مخصوص اعتقادات کو تو صحیح اور دوسروں کے اعتقادات کو غلط سمجھ کر کوئی سیاسی پارٹی بنائیں گے۔ تو اس کا یقیناً یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ ملک فتنہ و فساد کی آماجگاہ بن جائیگا۔ آج ہم ایک کو علیحدہ کریں گے۔ تو کل دوسرے کو۔ اس طرح انجامکار ہر فرقہ ایک علیحدہ سیاسی پارٹی بن جائے گا۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو صحیح اسلام کا علمبردار خیال کر کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے جدوجہد کرے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ خانہ جنگی ہے ؛

یورپ کے عیسائی ممالک نے سیاسی وحدت کا سبق بڑے خون خرابہ کے بعد جا کر سیکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مذہب سے ہی بدظن ہو گئے۔ افسوس ہے کہ بعض علماء کو اس سے عبرت نہیں ہوئی۔ ہم مودودی صاحب کی مخالفت محض اس لئے ہی نہیں کرتے کہ وہ خود ساختہ اسلام پیش کرتے ہیں بلکہ اس لئے بھی کرتے ہیں کہ وہ یہاں اکثریت والے فرقہ کی فقہ پر شریعتی قانون بنانا چاہتے ہیں۔ جو پاکستان میں ایک فتنہ عظیم کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔

دنیا میں کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا جو اسلامی قانون کا غلبہ نہ چاہے۔ مگر یہ اسلامی قانون کسی خاص فرقہ کی فقہ نہیں ہے۔ نہ کسی خاص شخص کا خود ساختہ نظریہ اسلام ہے۔ سیاسی وحدت خواہ کسی ملک کی ہو یا تمام عالم اسلام کی صرف اسلام کے وسیع جاودانی اصولوں پر قائم ہو سکتی ہے۔ کسی خاص فرقہ کی مخصوص فقہ کو خواہ وہ فرقہ کتنی ہی اکثریت میں ہو اسلامی قانون کی بنیاد بنانا۔ اس ملک بلکہ تمام عالم اسلام کے ساتھ سخت دشمنی ہے ؛

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے والے حج کے دن بہت دعائیں کی جائیں

اِن دعاؤں کا بہترین وقت دن کا آخری حصہ ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

موجودہ اطلاعات کے مطابق آنیوالی عید الضحیٰ انشاء اللہ ۲۴ ستمبر کو بروز اتوار ہوگی۔ اس سے پہلا دن یعنی ۲۳ ستمبر بروز ہفتہ حج کا دن ہے جو اسلام کی اہم ترین عبادتوں میں سے خاص برکتوں والی عبادت ہے۔ جب کہ چہار اکناف عالم سے مسلمانوں کی بڑی بھاری تعداد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر دُنیا کی سب سے پہلی اور سب سے زیادہ بابرکت مسجد یعنی مسجد الحرام اور اس کے ماحول میں ایک اجتماعی عبادت بجالاتی ہے۔ اس عبادت کا مرکزی نکتہ عرفات کا قیام یعنی وقوف ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے عرفات کے وقوف کو پالیا اس نے گویا حج کو پالیا۔ یہ وقوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے ارشاد کے مطابق ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی شام کو یعنی حج والے دن کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے۔ جسے عصر کی نماز سے لے کر مغرب تک کا وقت سمجھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ عرفات کے ریتیلے اور ٹیلے دار میدان میں عصر سے لے کر مغرب تک قیام فرماتے تھے۔ جو اصطلاحاً وقوف کہلاتا ہے اور یہ سارا وقت ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں گذارتے تھے اور عرفات کا نام بھی عرفات اسی لئے رکھا گیا ہے کہ یہاں گویا بندوں کو اپنے آقا کی شناخت اور عرفان کا موقعہ میسّر آتا ہے اور عرفات کی دعاؤں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی اہمیت دی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

(ترمذی و موطا)

"یعنی بہترین دعا عرفات کے میدان کی دعا ہے اور میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی بہترین تعلیم یہ ہے کہ خدائے واحد کے سوا کوئی اور عبادت کے قابل نہیں اور نہ ہی کوئی اس کا شریک ہے"

اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ حج میں دعا کا بہترین موقعہ عرفات کے وقوف کا وقت ہے۔ جو حج والے دن عصر سے لیکر مغرب تک ہوتا ہے۔ اور چونکہ خدا کی ہر نعمت میں ایک وسعت کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام میں اولیاء اور صوفیاء کا ہمیشہ سے یہ طریق رہا ہے کہ وہ حج کے بغیر بھی اس وقت کو اپنے گھروں میں ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں گذارتے رہے ہیں۔ کیونکہ یہ وقت مخلص مومنوں کے لئے خدا کی خاص رحمتوں کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ (مسلم)

"یعنی عرفات کے دن سے بڑھ کر کوئی اور دن ایسا نہیں کہ جس میں خدا اپنے بندوں کو اس دن سے زیادہ آگ سے نجات عطا کرتا ہو"

پس حج کا دن دعاؤں کی قبولیت کا خاص دن ہے اور گو اس سال رویتِ ہلال کے فرق کی وجہ سے یا ویسے ہی حج خلافِ توقع جمعہ کے دن نہیں ہُوا جب کہ اس دن میں دو بھاری برکتیں جمع ہو جاتیں ایک حج کی برکت اور دوسری جمعہ کی برکت مگر بہرحال حج حج ہی ہے خواہ وہ کسی دن آئے اور عرفات کا وقت بہرصورت عظیم الشان برکتوں سے معمور ہوتا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ آنے والے حج کے دن یعنی ۲۳ ستمبر بروز ہفتہ دن کے پچھلے حصہ میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں اور اس کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ دن سال میں صرف ایک دفعہ ہی آتا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ اگلے سال اسے یہ دن دیکھنا نصیب ہوگا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ حقیقی عید بھی اسی کی ہوتی ہے جو حج کے دن کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

دوستوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ عصر کے وقت کو ویسے بھی اسلام کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ دنیا کے موجودہ دَور کی عمر کے لحاظ سے مسلمانوں کی امت کو گویا عصر کے وقت پیدا کیا گیا ہے۔ جو موجودہ سات ہزار سالہ دَور کا آخری حصہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوٰۃ العصر الی مغرب الشمس... والاکم الاجر مرتین (بخاری)

"یعنی اے مسلمانو تمہارا دَور گذشتہ امتوں کے دوروں کے مقابل پر ایسا ہے کہ گویا عصر سے لیکر مغرب تک کا وقت لیکن تمہارا اجر خدا کی تقدیر میں دوہرا رکھا گیا ہے"

اور قرآن شریف نے بھی اس لطیف مشابہت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

"یعنی ہمیں قسم ہے دنیا کے موجودہ دَور کے آخری حصہ کی جو اب شروع ہو رہا ہے کہ آئندہ مادیت کی ترقی اور دجالی فتنوں کے انتشار کی وجہ سے انسان اپنی ظاہری ترقی کے باوجود روحانی لحاظ سے گھاٹے میں پڑتا چلا جائیگا سوائے ان لوگوں کے جو ہمارے اس برگزیدہ نبی پر ایمان لا کر اعمال صالح بجالائیں اور دوسروں تک بھی یہ پیغام حق پہنچاتے چلے جائیں اور ماحول کی مخالفانہ کششوں کے باوجود خود بھی صبر و استقلال کے ساتھ نیکی پر قائم رہیں اور دوسروں کو بھی قائم کرنے کی کوشش کریں"

ان لطیف آیات اور ان سے اوپر کی لطیف حدیث میں مسلمانوں کے زمانہ کو عصر کے وقت سے تشبیہ دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ بیشک منکروں اور بے دینوں کے لئے یہ وقت خسارہ کا وقت ہے مگر سچے مومنوں اور نیک لوگوں کے لئے یہی وقت خدا تعالیٰ کے خاص انعام پانے کا بھی وقت ہے کیونکہ دراصل ظلمت کی شدت ہی نور کی قدر کو بڑھاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ غالباً اسی نسبت سے عرفات کے وقوف کے واسطے عصر کا وقت چنا گیا ہے تاکہ مسلمان اپنے ترمی زمانہ کی نسبت سے اپنی دعاؤں میں زیادہ سے زیادہ توجہ دیکر زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرسکیں اور شاید اس نسبت سے ہی عصر کی نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ قرار دے کر اس کی حفاظت پر زیادہ زور دیا گیا ہو۔ بہرحال ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ آنیوالے حج کا دن خاص طور پر دعاؤں میں گذاریں اور زیادہ خصوصیت کے ساتھ عصر سے لیکر مغرب تک دعائیں کریں۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے یہ بھی ہمارے خدا کی ایک سنت ہے کہ لیبا اوقات دن کے پچھلے ہوئے پروں پر خدا کی خاص نعمتیں سوار ہو کر آیا کرتی ہیں۔

باقی رہا یہ کہ کیا دعائیں کی جائیں۔ سو یہ سوال ہر شخص کو اپنے دل سے پوچھنا چاہیئے۔ کیا کوئی سوالی لوگوں سے یہ بات پوچھا کرتا ہے کہ میں کیا مانگوں۔ وہ طبعاً وہی چیز مانگتا ہے جس کی اسے یا اس کے خاندان کو یا اس کی قوم کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پس خود اپنی ضرورتوں کو دیکھو اور ان کی اہمیت کا اندازہ کرو اور پھر خدا سے مانگو۔ ہمارا خدا جو رب العالمین ہے جسم کا بھی خدا ہے اور روح کا بھی خدا ہے پس تمام مادی انعام بھی اس کے ہاتھ میں ہیں اور تمام روحانی انعام بھی اسی کے تصرف کے نیچے ہیں۔ پس جب کہ وہ مادیت اور روحانیت ہر دو جہانوں کا مالک ہے تو کیوں نہ اس سے ہر وہ اچھی چیز مانگی جائے جس کی ہمیں ضرورت اور خواہش ہے اور قرآن نے کیا ہی بابرکت دعا سکھائی ہے کہ:۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

یعنی اے خدا ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت عطا کر اور آخرت میں بھی خیر و برکت عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ"

سچ ہے جس نے دنیا کے اندر دنیا میں ملنے والی حسنہ پالی اور آخرت میں آخرت کی حسنہ حاصل کرلی اور وہ دنیا میں دنیا کی آگ سے بچ گیا اور آخرت میں آخرت کی آگ سے محفوظ ہو گیا۔ وہ خدا کی ابدی رحمت کے سایوں کے نیچے ہے جس سے کوئی طاقت اسے محروم نہیں کرسکتی۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۶/۹/۵۰)

قادیان میں قربانی کرانے کے خواہشمند دوست

قادیان سے امیر مقامی محترمی مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل اطلاع دیتے ہیں کہ جو دوست قادیان میں عید کی قربانی کرانا چاہے وہ فی بکرا یا بھیڑ تئیس ۲۳ یا پچیس ۲۵ روپے کے حساب سے رقم داخل کرادیں انشاء اللہ ان کی طرف سے قادیان میں قربانی کرادی جائے گی۔ سو ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ قربانی کی رقم میرے پاس رتن باغ لاہور کے پتہ پر بلا توقف بھجوادیں۔ میں انشاء اللہ مولوی صاحب موصوف کو فون یا تار یا خط کے ذریعہ اطلاع کر دوں گا۔ اور وہ ان کی طرف سے قادیان میں قربانی کرادیں گے۔ قادیان کے ساتھ روپیہ کا تبادلہ بعد میں ہو جائے گا مگر بہرحال ایسے دوستوں کا روپیہ لاہور میں ضرور بروقت پہنچ جانا چاہیئے۔ ورنہ قربانی کا انتظام نہیں ہو سکے گا۔ یہ بھی یاد رہنا چاہیئے کہ قربانی کے لئے صرف عید اور اس کے بعد کے دو دن مقرر ہیں۔ اس لئے خواہشمند دوست وقت کی تنگی کا خیال رکھیں۔ فقط والسلام

۱۶/۹/۵۰

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن ترقی اُردو پاکستان کی مجلس تاریخ کے افتتاح پر

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا خطبۂ صدارت

(منقول از اخبار قومی زبان یکم جون سنہ ۵۰ء کراچی)

انجمن ترقی اردو کی مجلس تاریخ کا افتتاحی جلسہ ۲۵ مئی بروز پنجشنبہ ۸ بجے شب کو دفتر انجمن ترقی اردو کے احاطے میں منعقد ہوا۔ عزت مآب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جلسہ کا افتتاح کیا اور صدارت فرمائی۔

مولوی ڈاکٹر عبد الحق صاحب نے ایک تقریر میں انجمن کی گذشتہ کارگزاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ غیر منقسم ہند کے طول و عرض میں خصوصاً ایسے مقامات پر جہاں غیر متمدن اقوام بستی ہیں۔ مثلاً چھوٹا ناگپور اور ان علاقوں میں جہاں تامل اور ملیالم ہی بولی جاتی ہیں جہاں اردو کو کوئی جانتا نہ تھا۔ انجمن نے نہ صرف اُردو کو روشناس کرایا بلکہ وہاں کے باشندوں میں اردو کا ذوق پیدا کیا۔ وہاں اردو کے مدارس قائم کئے اور انجمن کی شاخیں کھول دیں۔ مگر انقلاب نے ان تمام کارگزاریوں پر پانی پھیر دیا آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ہند و پاکستان دونو جگہ انجمن کی سرپرستی کے لئے آپ نے خواہش ظاہر کی تھی مگر حکومت ہند نے اس کی اجازت نہیں دی۔ پاکستان میں انجمن خالی ہاتھ آئی۔ اور آج اس کے پاس اپنا کتب خانہ ہے جس میں دس ہزار کتابیں ہیں۔ قلمی نسخے الگ ہیں۔ اُردو کالج قائم کیا جو اپنی نوعیت کا پاکستان بھر میں تنہا ادارہ ہے۔ معاشیات اردو اور قومی زبان تین پرچے جاری ہو چکے ہیں۔ سائنس اور تاریخ کے رسالے اسی سال جاری کردیئے جائیں گے۔ مجلس سائنس قائم ہو چکی ہے۔ اس کے کئی جلسے بھی ہو چکے ہیں۔ آج مجلس تاریخ کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس مختصر سی داستان کے بعد مولٰنا نے سر ظفر اللہ خاں صاحب سے مجلس کے افتتاح کی درخواست کی

جناب صدر نے فرمایا کہ گو میں بہت لمبی تقریروں کے لئے بدنام ہوں۔ لیکن آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ میں اسٹیج پر آنے اور تقریر کرنے سے بہت گھبراتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ اگر کسی جائز طریقے سے ٹال سکوں تو ٹال دوں۔ لیکن جب صورت فرار نظر نہ آئے تو مجبوراً قبول کر لیتا ہوں۔ چنانچہ اس موقع پر بھی مولوی عبد الحق صاحب کی درخواست کو مجھے بے چون و چرا منظور کرنا پڑا۔ کیونکہ آپ نے جو اُردو کی خدمت کی ہے اس کی میرے دل میں بڑی وقعت ہے۔ ایسی ہستی کی درخواست کو ٹال دینا میرے بس کی بات نہ تھی۔

اُردو کالج کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے عزت مآب نے فرمایا کہ علوم حاصل کرنے کیلئے غیر زبان حاصل کرنا پھر اس میں علوم حاصل کرنا غیر فطری طریقہ ہے اور ہمارے تجربے میں ناکامیاب ثابت ہوا ہے۔ علوم صرف اپنی ہی زبان میں حاصل کرنے چاہئیں۔ اور ہمیں علوم کی تحصیل اردو ہی میں کرنی چاہیئے۔ سندھ یونیورسٹی نے اب تک اُردو کالج کا الحاق منظور نہیں کیا۔ اس پر تاسف کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ اب یونیورسٹی اپنے فیصلے پر دوبارہ غور کر رہی ہے

آپ نے مندرجہ ذیل خطبہ صدارت پڑھا۔

خطبہ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

مولوی عبد الحق صاحب کی قدر اور ان کا احترام ان کی اولوالعزمی کا نتیجہ ہے کہ انجمن ترقی اردو نے بے سرو سامانی کی حالت میں یہاں پہنچ کر نہایت ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا۔ تین رسالے جاری کئے۔ قومی زبان اور معاشیات اور اُردو مجلس سائنس قائم کی جس کا رسالہ "سائنس" عنقریب جاری ہونے والا ہے "اردو کالج" قائم کیا۔ جس میں انگریزی زبان کی تعلیم لازمی ہے۔ لیکن تمام مضامین کے لئے ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ علاوہ ان سرگرمیوں کے متعدد کتب اعلےٰ پایہ کی شائع کی ہیں۔

اب "مجلس تاریخ" قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ جس کے لئے ہم آج یہاں جمع ہوئے ہیں امید کی جاتی ہے کہ اس مجلس کا سہ ماہی رسالہ "تاریخ" اسی سال میں جاری ہو جائے گا۔

(۲) صاحبان جس طرح مسلمانوں نے دنیا میں عملی سائنس کی بنیاد قائم کی اور یورپ کو جس پر کئی صدیوں تک تاریکی چھائی ہوئی تھی علم و حکمت کی روشنی سے مستفیض کیا۔ اسی طرح مسلمانوں نے فلسفۂ تاریخ کی بنیاد رکھی اور بتایا کہ زندہ قوموں کے لئے تاریخ کا مطالعہ کس قدر ضروری ہے۔ ابن خلدون کا مقدمۂ تاریخ آج بھی مؤرخین کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے رہا ہے۔ مسلمانوں میں جب سیاسی و اجتماعی زوال اور جمود آیا تو انہوں نے اپنی تاریخ سے غفلت برتنا شروع کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ دورِ حاضر میں اسلام اور مسلمانوں کی مستند تاریخیں غیر مسلم مؤرخین نے ترتیب دیں یا لکھیں۔ اور اپنے حواشی کے ساتھ شائع کیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ آج دنیا میں مسلمان اور اسلام انہی تاریخوں کے ذریعہ مطعون ہیں۔

(۳) ہندوستان میں تاریخ و جغرافیہ کا نام نہ تھا مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر ان علوم کو پھیلایا۔ ہندوستان کی صحیح تاریخ اس زمانے سے شروع ہوتی ہے۔ جب مسلمانوں کا یہاں تسلط ہوا۔ اسلامی عہد میں بے شمار تاریخی کتابیں فارسی زبان میں لکھی گئیں اور ان میں سے اکثر نہایت بلند پایہ ہیں۔ لیکن زوالِ سلطنت کے بعد جب نیا دور شروع ہوا تو ہماری تاریخ مسخ کی گئی۔ اور اسلامی عہد کی تاریخ سے بے حد ناانصافی کی گئی۔ یہ تاریخیں خاص مقصد اور سیاسی مصلحت کے تحت لکھی گئیں اور ان کے ذریعہ اسلامی حکومت اور اسلام کے خلاف زہر پھیلایا گیا۔

(۴) صاحبان ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ سو سال کے دوران میں ہم نے علمی تحقیق و تدقیق کو خیرباد کہہ دیا۔ اب اللہ تعالےٰ نے ہمیں آزاد زندگی کا ایک نیا موقع عطا فرمایا ہے۔ اس نئی زندگی کیلئے ضروری ہے کہ ہم تعمیری کاموں کی طرف فوری توجہ دیں۔ اور اس میں علمی و تاریخی تحقیقات کو صفِ اول میں جگہ دیں۔

انجمن ترقی اُردو پاکستان قوم کے شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے تاریخی تحقیقات کے وسائل مہیا کرنے کی غرض سے مجلس تاریخ کی بنا ڈالی ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس مجلس کو کارآمد اور بارآور بنائیں۔

(۵) ہماری قوم میں پڑھے لکھے لوگوں کی کمی نہیں ہے لیکن کام کرنے والوں کی کمی ہے۔ اکثر اصحاب جن میں کام کرنے کی صلاحیتیں ہیں عذر پیش کرتے ہیں کہ انہیں فرصت نہیں ملتی کہ علمی تحقیق کا کام کر سکیں۔ لیکن دراصل حقیقت یہ ہے کہ ٹھوس اور اعلےٰ پایہ کا کام کم فرصت والے لوگ ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں وقت کی قدر معلوم ہو چکی ہوتی ہے اور وہ اپنے عملی تجربہ سے قومی ضرورتوں اور کمیوں کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔

(۶) ہماری قومی تاریخ سے ہماری تہذیب اور تمدن وابستہ ہیں۔ گذشتہ تاریخ اور ہمارے قدیم کارنامے حال اور آئندہ کی مساعی میں ہماری بہت کچھ رہنمائی اور مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پچھلوں نے جو غلطیاں کی ہیں ہم ان سے بچنے کی ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی تاریخ کے مطالعہ میں ہمیں قوم کی ترقی اور زوال کے اسباب نظر آئیں گے جو اس وقت کی جدید تعمیر میں ہمارے لئے غور و فکر کا سامان مہیا کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ جلشانہٗ نے بار بار قرآن پاک میں قدیم تاریخ کے قصص و واقعات پیش کر کے انسان کو عبرت و ہدایت کا سبق دیا ہے اور ان قوموں پر ضلالت و گمراہی کی وجہ سے جو عذاب نازل ہوئے ان سے متنبہ فرمایا ہے

میں اپنی قوم کے بزرگوں اور نوجوانوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ انجمن ترقی اُردو پاکستان کی تحریک تحقیقات علمی و تاریخی کو کامیاب بنانے میں ہر قسم کی مدد کریں گے اور کسی قسم کے تعاون سے دریغ نہیں کریں گے۔

اس کے بعد ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے اپنا مقالہ "قانون بین الملکی کا آغاز اور اس کا ارتقاء" پڑھا۔ حضرت آدم کی پیدائش کے بعد سے ادارۂ اقوام متحدہ کے قیام تک اس قانون نے کیا کیا صورتیں اختیار کیں۔ کن کن ضرورتوں سے کون کونسی حکومتوں نے اس کو کس کس طرح استعمال کیا۔ اور کون کون سے فلسفیوں نے کس کس عہد میں کون کون سے ممالک میں کس کس قسم کی تبدیلیاں کیں۔ مختلف تہذیبوں میں جنگ کرنے اور جنگ کو روکنے میں اس نے کس حد تک امداد کی۔ مسلمانوں کا اس کی تعمیر میں کیا حصّہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں آپ نے یہ بھی بتایا کہ اُردو میں اس موضوع پر کون کون سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ نیز مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کا ذکر کیا۔ آپ نے ان مقالات کا ذکر بھی کیا۔ جو اس موضوع پر اردو میں لکھے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے برسبیل تذکرہ یہ بھی فرمایا کہ امریکہ کی دریافت اور ہوائی جہاز کی ایجاد کا سہرا بھی ہسپانوی مسلمانوں کے سر ہے۔

اس کے بعد جناب صدر نے ڈاکٹر صاحب کے مقالے پر مزید روشنی ڈالی اور ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بین الملکی قوانین جس قدر بھی ہیں۔ ان کا نام قانون تو ضرور ہے لیکن وہ دراصل قانون ہی نہیں۔ کیونکہ ان کی خلاف ورزی کرنے والے کو نہ تو کسی عدالت میں پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو سزا دی جاسکتی ہے۔ اقوام متحدہ نے اس کی کوشش کی تھی۔ مگر عدالت نے اس کو یکطرفہ کہہ کر رد کر دیا۔ کیونکہ مرد و زن فریق کو تو عدالت فوری سزا دلوا سکتا ہے۔ مگر کمزور فریق کی فریاد سننے والا کوئی نہیں۔ اور طاقت ور کو سزا کون دے مثلاً جو ہری بم کے جو جوہر ہیں وہ شیما پر۔ گرائے

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار اور مسلمان

(مکرم محمد احمد صاحب نعیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

احراری کون ہیں

دیوان سکھ آنند صاحب سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے فیصلہ میں لکھتے ہیں۔

"گواہ استغاثہ ع۳ کے بیان کے مطابق احراری ابتداً کانگرسی تھے۔ جب تحریک کشمیر شروع ہوئی۔ تو ان لوگوں نے احرار کا نام اختیار کر کے اس میں حصہ لینا شروع کیا۔ احرار کے معنے ہیں "آزاد"

اخبار سیاست ۱۲ جون ۱۹۳۵ء لکھتا ہے

"اہل پنجاب کو وہ زمانہ خوب یاد ہے جب کانگرس نے بعض مسلمان کانگرسی لیڈروں کے وظائف بند کر دیئے۔ تو وہ پنجاب کی گلیوں میں مارے مارے روزی کی تلاش میں پھرنے لگے۔ اس وقت فاقوں تک نوبت پہنچ چکی تھی۔ چہ جائیکہ تن ڈھکنے کو کپڑا میسر آتا۔ یہ راندۂ درگاہ کانگرس تقاریر اچھی کر سکتے تھے۔ لیکن یہ سوچنے والا ان میں کوئی نہ تھا۔ کہ کس موضوع پر تقریر کی جائے۔ تاکہ چندہ جمع کر کے پاپی پیٹ کا مطالبہ پورا کیا جا سکے .... کسی دوست کا دیا آڑے آیا۔ اور مولانا ظفر علی خان نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ تم "مجلس احرار" کے نام سے ایک انجمن بنا لو۔ اور لاہور میں ڈیرے لگا دو ...... یہ بات یاروں دوستوں کی سمجھ میں آ گئی۔ اور سب نے مل کر مجلس احرار کی بنیاد رکھ دی"

ان ہر دو حوالہ جات سے واضح ہے کہ احرار کون ہیں۔ ان کا منصۂ شہود میں آنا کن اغراض و مقاصد سے ہوا۔ اور کس طریق سے ہوا۔ انہوں نے آئندہ چل کر جو کچھ بھی کیا۔ وہ اسی مقصد کے حصول کے لئے کیا نہ کسی اور غرض سے کر تا ہوں

تاریخ احرار کے چند ورق

احرار نے سب سے پہلے تحریک خلافت چلائی جسے زعماء احرار نے بڑے زور شور سے جاری کیا۔ اور خلافت کو منصب رسالت بتلا کر مسلمانوں سے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر۔ بیواؤں نے فاقے کر کے۔ یتیموں نے ننگا رہ کر، بینا اندوختہ ان کے قدموں میں لا ڈالا۔ اور انہوں نے بڑے مزے سے ڈکار لئے بغیر ہضم کر لیا۔ کسی نے کارخانے جاری کر لئے تو کسی نے مکان بنا لئے اور کسی نے دیگر سامان تعیش جمع کر لیا۔ (ملاحظہ ہو پولٹیکل خلیفہ صـ۱۲ و صـ۱۳)

نتیجہ کیا نکلا۔ خلافت اُڑ گئی خلیفہ نظر بند ہو گیا۔ مسلمان ان کی جان کو رو کر صبر کر بیٹھے۔ یہ سب سے پہلی غداری تھی۔ جو احرار نے مسلمانوں سے کی اور جو نہایت ہی افسوسناک انجام کے ساتھ رونما ہوئی

تحریک عدم تعاون

جب تحریک خلافت کے معاملہ میں ان کی خیانت مجرمانہ نے ان کو کہیں کا نہ چھوڑا تو انہوں نے کھوئے ہوئے وقار کے حصول کی خاطر اور مسلمانوں کی اس لعنت و ملامت سے بچنے کے لئے جو ان کے اموال کے ہضم کر جانے کے باعث ان پر پڑھ رہی تھی۔ ایک اور راستہ نکالا نیز حکومت کو مرعوب کر کے اس سے نذرانہ کی وصولی کی خاطر تحریک عدم تعاون جاری کر دی۔ گویا ایک تیر سے دو شکار کرنے چاہے چنانچہ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ اس حکومت کی ملازمت حرام۔ کالجوں سکولوں میں تعلیم پانا حرام۔ حکومت کا عطا کردہ خطاب دینا حرام کونسل کی ممبری حرام۔ گویا حرام کی ایک اچھی خاصی گردان یاد کرانی شروع کر دی۔ مسلمان آہ۔ مقبولِ سیاست پنجاب کا بھولا بھالا مسلمان جو خدا اور رسول کے نام پر سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہے پھر ان کے دام میں پھنس گیا۔ ملازمتیں ترک کر دیں تعلیم ختم کر دی۔ خطابات واپس کر دیئے۔ اچھے خاصے عہدے رکھنے والے مسلمان مجبور ہو گئے کہ یا تو سبزی کا ٹال کھول لیں یا ایندھن فروخت کریں۔ تعلیم کے چھوڑ بیٹھنے سے یہ قوم ایک لمبے عرصے تک کے لئے ملازمتوں وغیرہ کے قابل ہی نہ رہی نتیجہ میں ہندو عنصر حکومت و تعلیم میں بڑھ گیا۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو قعر مذلت میں گرانا شروع کر دیا۔ غرض اس تحریک کا انجام بھی مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔

تحریک ہجرت

جب اس تحریک سے بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔ اور وہ ان کے گلے کا ہار ہونے لگے۔ تو انہوں نے مسلمانوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے یہ تجویز سوچی کہ مسلمانوں کو یہاں سے نکال ہی دیا جائے۔ "نہ ہو گا بانس نہ بجے گی بنسری" چنانچہ انہوں نے حکومت انگلشیہ کو طاغوت کی حکومت قرار دیا۔ اور مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کر کے انہیں اس ملک کے چھوڑنے پر آمادہ کر لیا۔ ہجرت کرنے کے لئے قافلے تیار ہونے لگے۔ دار الحرب سے دار الامن میں پناہ حاصل کی جانے لگی۔ مسلمانوں نے کروڑوں کی جائدادیں کوڑیوں میں فروخت کر دی۔ قافلے ہندوستان سے افغانستان جانے لگے۔ مگر بیچاروں کا کوئی پرساں حال نہ تھا یہ تحریک کرنے والے خود گھروں میں بیٹھے مزے سے حلوے مانڈے اُڑا رہے تھے۔ مگر وہ بیچارے راستوں سے ناواقف۔ خطرے کی جگہوں سے ناواقف۔ صرف ان کی تحریک پر گھر بار کو خیرباد کہہ گئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ راستے میں لوٹے گئے۔ بیوی بچے چھین لئے گئے۔ کپڑے تک اتر گئے جنگلوں میں خراب و خستہ حال پھرتے رہے۔ جب کوئی چارہ نہ دیکھا تو مجبوراً ندامت و خجالت کے خیالات کو پس پشت ڈال کر واپس وطنوں کو لوٹ آئے

اس وقت کے حالات و واقعات جو واپس آنے والوں نے اخبارات میں شائع کرائے۔ انہیں سن کر ایک سنگدل سے سنگدل انسان بھی آنکھوں سے آنسو لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ نقشہ دکھانے کے لئے صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔

"جلال آباد (سرحد کا علاقہ) سے مسافرین کے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ سید حامد کی پرودہ خیبر کو گیا۔ دوسرا گروہ حاجی ترمزئی کی طرف گیا۔ ان سے ڈاکوؤں نے سب کچھ چھین لیا گیا۔ روپیہ۔ پیسہ۔ کپڑے۔ بستر صاف کر دیئے گئے۔ نوجوان اور خوبصورت عورتیں جو تھیں۔ ان کو پٹھان چرا لے اُڑے چند آدمیوں کو قتل اور چند کو زخمی کر گئے۔ مہمند (قبیلہ) پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مسافر نیچے تھے۔ ان کو اوپر سے گولیاں ماریں۔ پھر نیچے آ کر تلاشی لے کر سب کچھ لے گئے۔ یوسف زئی کے علاقہ کا ایک شخص تھا۔ اس کا کل سامان نقدی پوشاک اس کی اہلیہ اور دیگر اطفال کا سب کچھ چھین لے گئے۔ صبح کو روٹی کا محتاج تھا۔ نہایت شریف اور خاندانی آدمی تھا۔ اب محتاج اور اشد مفلس ہو گیا تھا ...... ہزارہا عورتیں یا بیادہ آہ و فغان کرتی ہوئی مسافت طے کرتی تھیں۔ ہزارہا وضع حمل ہوئے (بحوالہ اخبار ۲۹ ستمبر ۱۹۲۰ء)

یہ سب کچھ کس نے کیا اس کا صرف ایک ہی جواب ہے "احرار نے"۔ غرض یہ تیسری غداری تھی۔ جو مسلم قوم سے اس خود غرض پارٹی نے کی۔

مندرجہ بالا غداریاں اور وہ غداریاں جن کا ذکر آگے آئے گا۔ احرار نے مسلمانوں سے صرف اس لئے کیں۔ کہ ان کا تنور شکم پُر ہوتا رہے چنانچہ مجلس احرار پر تبصرہ کرتے ہوئے سید حبیب صاحب اخبار سیاست مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں لکھتے ہیں

۱۔ "یہ جماعت احرار وہی جماعت ہے جو کبھی خلافت کمیٹی کے نام سے مشہور رہی۔ اس حیثیت سے اس جماعت نے تحریک ہجرت شروع کی خود مزے سے گھروں میں بیٹھے رہے ان کے مال و عیال میں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن ان کی تحریک پر مسلمان لاکھوں کی تعداد میں گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے چلے گئے۔ ان پر جو مصیبت پڑی اس کی داستان اس قدر زہرہ گداز ہے کہ الامان

۲۔ ان لوگوں نے بلدیہ لاہور اور دیگر بلدیات پنجاب کے انتخاب میں حصہ لیا۔ اور ایسے ارکان منتخب کئے۔ جن سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔

(۳) ان لوگوں نے صدہا مسلمان طالب علموں کو بہکایا۔ اور ان کو تعلیم سے باز رہنے کا مشورہ دیا وہ آج تک تباہ و برباد پھر رہے ہیں۔

(۴) ہزارہا مسلمان سرکاری ملازموں سے ملازمت چھڑوا کر انہیں تباہ و برباد کر دیا

(۵) ان لوگوں نے مسلیگن کالج لاہور میں ہڑتال کروائی۔ (۶) ان لوگوں نے مفاد ملت سے غداری کر کے نہرو رپورٹ پر دستخط کئے۔ (۷) ان لوگوں نے کشمیر کی تحریک میں غلط راستہ اختیار کر کے ہزارہا مسلمانوں کو برباد کیا۔ (۸) ان لوگوں نے الور کے مسلمانوں کو لوٹ لیا۔

(۹) ان لوگوں نے کپور تھلہ کے مسلمانوں کی بربادی کے لئے ہر ممکن کوشش کی

(۱۰) ان لوگوں نے جینہ کے مسلمانوں کی مدد سے انکار کر دیا۔ اس لئے کہ وہ ان کو روپیہ نہ دے سکے

(۱۱) یہ لوگ انتخاب میں اتحاد ملت کو قربان کر رہے ہیں۔ یس ان کا مسلمانوں کی کسی تحریک میں جو ہندوؤں کے خلاف ہو حصہ لینا صرف انہی حالات کے ماتحت ہوتا ہے۔ جن میں کچھ ہندوؤں سے ملنے کی امید ہو کہ وہ ڈر کر دیں گے۔ اور مسلمان ہمدرد سمجھ کر جو ان کے پاس ہو ان کی نذر کر دیں۔ ورنہ مبلغات کے سوا کوئی اور مقصد ان کے مدنظر نہیں ہے

نہ مذہب سے تعلق نہ ملت سے کام
ہے مقصد فقط مبلغ علیہ السلام

کشمیر ایجی ٹیشن

کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کا سوال پیدا ہو گیا کشمیر کمیٹی نے نہایت دانائی اور تدبر سے کام کرنا شروع کیا۔ احرار نے دیکھا کہ یہ تحریک مہاراجہ کشمیر کے خلاف ہے جو ایک موٹی آسامی ہے خوب ہاتھ رنگیں گے۔ فوراً درمیان میں آ کودے۔ دھواں دھار تقریریں شروع ہو گئیں۔ چندہ بازی کے ادھا کے گئے۔ چندہ کے لئے اپیل پر اپیل ہوئی۔ بقول احرار سات لاکھ روپیہ اکٹھا کیا گیا۔ ہزاروں نوجوانوں کو گرفتار کروا دیا سینکڑوں جوان عورتوں کو بیوائیں بنوا دیا۔ ہزاروں بچوں کو یتیم کروا دیا جب مسلمانوں نے روپیہ کے متعلق حساب مانگا۔ تو دفتر امرتسر سے اٹھا کر لاہور لے گئے۔ بہاول پور کا وفد حساب دیکھنے آیا۔ اسے کورا جواب دے کر واپس کر دیا خود کوٹھیاں بنوائیں اور کشمیریوں کو گولیوں میں تڑپتا چھوڑ کر بھاگ آئے۔ انجام یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں کے رستہ میں کانٹے بو دیئے۔ اگر کشمیر کمیٹی نے ان کو کچھ حقوق دلوائے۔ تو اس سے ان کا کیا واسطہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا رجسٹرڈ۔ اسقاطِ حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

تحریک کیور تھلہ

کشمیر کے بعد کیور تھلہ کی باری آئی۔ وہاں شورش بپا کی۔ مسلمان ملازموں کو ملازمتوں سے علیحدہ کروا دیا حتیٰ کہ وزیر اعظم کیور تھلہ بھی ملازمت سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ نتیجہ وہی صفر۔

غرض کوئی تحریک انہوں نے ایسی نہیں کی جس میں قوم و ملت سے غداری نہ کی ہو۔ اور ذاتی مفاد کو پیش نظر نہ رکھا ہو۔ چنانچہ جینند کے مسلمان جب ان سے مدد کے طالب ہوئے۔ تو انہوں نے صرف اس لئے انکار کر دیا کہ وہ ان کو روپیہ نہ دے سکے۔ (ملاحظہ ہو اخبار سیاست ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

تحریک قادیان

جب یہ ایجی ٹیشن بند ہو گئی۔ اور سیاسی طور پر ان کو روپیہ کے حصول کے لئے کوئی تحریک نہ ملی۔ تو انہوں نے مذہب کو سامنے رکھ کر روپیہ بٹورنے کی ایک تحریک سوچی۔ اور جماعت احمدیہ کے نام کو اچھال کر لوگوں کو بیوقوف بنانا شروع کیا۔ قادیان میں جامعہ محمدیہ۔ عالی شان مسجد۔ مینارہ احرار کی تعمیر کا ڈھنڈورہ پیٹا۔ اور لوگوں سے چندہ مانگا۔ حصول زر کے بعد سب کام چھوڑ کر تعمیر پیٹ پر لگ گئے۔ نہ مسجد نہ جامعہ۔ نہ مینار کوئی چیز یادہ نہ رہی۔

یوم الفرقان

آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام ڈھولوں کو طشت از بام کرنے اور ان کی سرشت کو مسلمانوں پر ظاہر کرنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ ان کی منافقت کو ظاہر کر دیا۔ سکھوں نے بیوقوفی سے مسجد شہید گنج کو شہید کر دیا۔ مسلمانان آٹھ کروڑ مسلمانوں کے اصد مدعی نمائندوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ حصول مسجد کی کوشش کے لئے ان کو بلایا۔ لیکن یہ ممبری کے حصول کے ان معاہدوں کی بناء پر جو سکھوں سے کر چکے تھے۔ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ بلکہ ان مسلمانوں کو جو حصول مسجد کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانا چاہتے تھے۔ انگریز کی توپ اور سکھ کی کرپان ہندو کے سرمایہ کا خوف دلانے لگے بالآخر ان لوگوں نے جو اس کوشش میں شہید ہو گئے تھے۔ "حرام موت" اور "مردار موت" مرنے والا کہا۔ اور ان کی یہاں تک دل شکنی کی کہ ہندوستان کا آزاد کرو الینا آسان ہے۔ لیکن مسجد شہید گنج کا واگذار کروانا ناممکن ہے۔

بات دراصل ٹھیک تھی۔ کیونکہ مسجد کی ضرورت تو ان لوگوں کو تھی جنہوں نے مسجد میں جانا تھا۔ ان بیچاروں نے تو کونسل میں جانا تھا۔ اس لئے ان کو تو کونسلوں کی کوالٹی کی فکر تھی۔

بالآخر امر مقضیہ نے ان کی غداری کو ایسا الم نشرح کر دیا کہ احرار دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہو سکے۔ اور وہ خواب جو حصول ممبری کے بعد قلمدان وزارت کی تقسیم کی صورت میں احرار دیکھ رہے تھے۔ وہ ایسا غائب ہوا جیسا گدھے کے سر سے سینگ۔ احرار مسجد شہید گنج کی شہادت کے ساتھ ہی اپنی موت آپ مر گئے۔

احرار اور پاکستان

اپنی غداریوں پر بس نہیں بلکہ حصول پاکستان کے وقت جب ہمارے محترم قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم کی قیادت میں مسلمانوں نے متحد ہو کر قیام پاکستان کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اس وقت بھی اس گروہ نے نہ صرف یہ کہ قوم کا ساتھ نہ دیا۔ بلکہ قیام پاکستان کے خلاف ہر ممکن کوشش کی۔

ایسے غدار پھر مسلم قوم کو بیوقوف بنانے کی خاطر پبلک میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن نئے چولوں اور نئے دعووں سے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان کے گذشتہ کارناموں کو سامنے رکھتے ہوئے ان ملک و ملت کے تباہ کرنے والوں سے خبردار رہیں

سو فیصدی چندہ تعمیر مسجد ربوہ ادا کرنے والی احباب

جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع اٹک

۱۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب	۵/-/-
۲۔ ملک غلام حیدر صاحب	۵/-/-
۳۔ میاں عبدالباری صاحب	۱/-/-
۴۔ منشی سمندر خان صاحب	۴/۴/-
۵۔ میاں عبدالغنی صاحب	۱/-/-
۶۔ ملک غلام نبی صاحب جملہ افراد خاندان	۴/-/-
۷۔ ملک محبوب عالم صاحب	۱/۴/-
۸۔ میراں بخش صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ	۱/-/-
کل میزان	۵۸/۱۰/-

(ناظر بیت المال)

اور انہیں کہہ دے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم۔

فوری ضرورت

نظارت ضیافت (لنگر خانہ) میں ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے جو کم از کم انٹرنس پاس ہوشیار دیانتدار محنتی اور حساب کتاب رکھنے میں مہارت رکھتا ہو۔ ابتدائی تنخواہ ۲۵-۲-۳۰ کے گریڈ میں ۳۶ + ۱۴ = ۵۰/- روپے ماہوار اور دو وقت کھانا دیا جائے گا۔ خواہشمند دوست اپنی درخواستیں مقامی امراء یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ناظر صاحب ضیافت ربوہ پنجاب کی خدمت میں بھجوا دیں۔

(ناظر ضیافت۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵

اس کی داد فریاد کس سے کی جائے۔ اور مجرم کو سزا کون دے۔ سزا دینے کی ایک ہی صورت ہے جنگ۔ لیکن جنگ کا نتیجہ ضروری نہیں کہ فریادی کے حق میں ہو۔ ظالم کے حق میں بھی ہو سکتا ہے۔ پھر سزا ظالم کو نہیں مظلوم کو ہو گی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ قوانین دراصل معاہدے ہیں۔ جن کی پاسداری کے لئے حلیف اخلاقی طور پر پابند ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ممکن ہے۔ دنیا کے اخلاقیات اتنی ترقی کر جائیں۔ کہ وہ اس اخلاقی پابندی کو اپنے اوپر لازم کر لے۔ اس وقت یہ قوانین قانون کے دائرے میں آ جائیں گے۔ آج یہ قانون کہلانے کے مستحق نہیں مگر نام ان کا قانون ہی ہے۔

درخواست دعا

میری والدہ ماجدہ محترمہ انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور پرسوں سے زیادہ تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد لطیف احمد طارق جماعت ہشتم لاہور

کیا آپ کے قیمت اخبار

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوائیں اور وی پی کا انتظار نہ کریں منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے

مینیجر

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دواخانہ خدمت خلق

حب جگر — جگر کو طاقت دینے اور اس کا فعل درست کرنے اور خون پیدا کرنے کی مفید گولیاں جو بہت سی امراض جگر کے ضعف سے پیدا ہوتی ہیں قیمت ایک درجن ۳ ر

جوشاندہ جگر — جگر کی خرابیوں کا بہترین جوشاندہ جگر کو سدوں سے صاف کر دیتا ہے اور خون کی صفائی میں بہت مفید ہے سستی اور جسم ٹوٹتے رہنے کی تکلیف ہو تو سمجھئے جگر خراب ہے۔ قیمت ایک خوراک دو آنے

مرکب افسنتین — خون کی صفائی اور نجاروں کے لئے بیحد مفید۔ قیمت فی تولہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

قاعدہ یسرنا القرآن

(مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن

ملنے کا پتہ:۔ دفتر یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

ہدیہ: قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے۔ حصہ اول چار آنے

قرآن مجید:۔ بے جلد ساڑھے پانچ روپے۔ پانچ یا زائد پانچ روپے فی کاپی مجلد سات روپے۔ پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے پارہ جات اول تا ہم چار آنے فی پارہ عم ۴ آنے

اولاد نرینہ۔ اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل اسمبلی کی صدارت کے متعلق ایران اور پاکستان کے درمیان مصالحت

نیویارک ۱۸ ستمبر۔ اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے ایران اور پاکستان کے نمائندے امیدوار ہیں۔ اب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور ایران کے سابق وزیر خارجہ مسٹر نصر اللہ انتظام اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ وہ منگل کے روز اپنے اپنے یقینی ووٹ گن لیں۔ جس کے ووٹ کم ہوں وہ دوسرے کے حق میں دستبردار ہو جائے۔ ابھی تک لاطینی امریکہ کے ۲۱ مندوبین کے گروپ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ یہ گروپ سوموار کو فیصلہ کرے گا۔ جب تک یہ گروپ فیصلہ نہیں کرتا۔ پاکستان کے دونوں کی تعداد قریباً برابر ہے۔

اٹلی فضائی اور بری فوج میں اضافہ

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ اٹلی کے وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کی فوج میں ۱۲ ڈویژنوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ چند گھنٹوں میں ۲۵ جنگی ہوائی جہاز تیار ہو جائیں گے۔ اٹلی کا بحری بیڑہ بھی تیار کھڑا ہے۔ وزیر دفاع نے یہ تقریر اسوقت کی۔ جب امریکی سفیر نے اٹلانٹک معاہدے کے تحت ۵۴ ہوائی جہاز ان کے حوالے کئے۔

اسپین کا سرکاری تجارتی مشن کراچی آ رہا ہے

کراچی ۱۸ ستمبر۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۹ آدمیوں کا ہسپانوی سرکاری تجارتی مشن اکتوبر کے وسط میں کراچی پہنچ رہا ہے۔ یہ مشن یہاں حکومت پاکستان سے ایک تجارتی معاہدہ کی تکمیل کے امکانات تلاش کرے گا۔ اس مشن کی قیادت غالباً لنڈن میں اسپین کے تجارتی سیکرٹری سینور الاکریں کریں گے یہ بتایا جاتا ہے کہ اسپین پاکستانی کپاس پٹ سن اور کھالوں کا بہت زیادہ خواہشمند ہے

جموں و کشمیر کی پوری ریاست کی آزادی کے بغیر پاکستان نامکمل رہیگا

گلگت میں گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدّین کی تقریر

گلگت ۱۸ ستمبر۔ گلگت اور بلتستان کے باشندوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آج یہاں پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے تنازعہ کشمیر کا ذکر کیا اور کہا کہ سلامتی کونسل کے لئے اب واحد چارہ کار یہی ہے کہ وہ اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر ریاست جموں اور کشمیر میں جلد از جلد آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے کے انعقاد کا خود انتظام کرے اور کشمیر کے باشندوں کو موقعہ دے کہ وہ اپنی رضا و منشاء کے مطابق اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گورنر جنرل نے مزید کہا کہ جو فریق اس طریق کار میں مزاحم ہو اس کے خلاف میثاق اقوام کے دفعات کے ماتحت مناسب اور مؤثر اقدام کیا جائے۔

گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ کشمیر کی آزادی ہر ایک پاکستانی کا بنیادی عقیدہ ہے۔ پاکستان کی قرارداد کا یہ لازمی جزو تھا اور کشمیر و جموں کی پوری ریاست کی آزادی کے بغیر پاکستان نامکمل رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے لئے بھی حق خود ارادیت حاصل نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ عوام کشمیر کو اپنے مستقبل اور پاکستان یا ہندوستان سے کشمیر کے الحاق کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے اور ہم عوام کشمیر کے فیصلہ کو تسلیم کریں گے۔ بشرطیکہ وہ ایک آزاد۔ غیر جانبدار اور بلا جبر رائے شماری کے ذریعہ کیا گیا ہو۔

این، ڈبلیو، آر کی گاڑیوں کا پروگرام

لاہور ۱۸ ستمبر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر نے لاہور میں اتوار کے روز ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ لاہور میں بارش کی شدت کیوجہ سے لاہور اور مریدکے کے درمیان بستوں سے جو مسافروں کی آمدورفت کی اطلاع اخبارات کے ذریعہ دی گئی تھی وہ تااطلاع ثانی روک دی گئی ہے اور اب ٹرینوں کی آمدورفت کا انتظام کیا گیا ہے کہ ایک اپ، دو ڈاؤن پاکستان میل براستہ ملتان، کندیاں اور راولپنڈی چلے گی۔ ایک اپ، دو ڈاؤن سماسٹہ اور لاہور کے درمیان، پانچ اپ، ۶ ڈاؤن کراچی اور لاہور کے درمیان، تین اپ، ۴ ڈاؤن کوئٹہ اور کراچی کے درمیان ان اوقات پر چلیں گی۔ جن کا اعلان ۱۵ ستمبر کو کیا جا چکا ہے

پانچ اپ ۶ ڈاؤن جو لاہور اور پشاور چھاؤنی کے درمیان چلتی تھی۔ وہ منسوخ ہو جائے گی اور لاہور راولپنڈی کے درمیان جو ڈبے ایک اپ دو ڈاؤن میل سے لگائے جاتے تھے۔ وہ بھی مسافروں کی کمی کی وجہ سے انہیں لگائے جائینگے۔

مسٹر لیاقت علیخاں نتھیا گلی روانہ ہوگئے

مری ۱۸ ستمبر۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں تھوڑی دیر یہاں ٹھہرنے کے بعد وہ مری سے معہ رانی بیگم کے نتھیا گلی روانہ ہو گئے عوام کو گرمجوشی سے انکو الوداع کہا۔ آج صبح یہاں پہنچے اور گورنر پنجاب کے ساتھ لنچ کھایا۔ (ا۔پ)

کوریا کی جنگ ختم کرنے کیلئے سوویٹ اقدام کی توقع

واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ کیسلے کا نامہ نگار واشنگٹن رقم طراز ہے کہ یہاں کے سفارتی حلقے امید کر رہے ہیں کہ اگر جنرل میک آرتھر کے نئے اقدام سے حملہ آوروں کے جلد پسپا ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تو سوویٹ جنگ کو بند کرانے کے لئے کوئی اقدام کرے گا۔ وہ رقمطراز ہے کہ یہاں حکام کا خیال ہے کہ شمالی کوریا کی تقریباً ساری تربیت یافتہ فوج پوسان کے ارد گرد مصروف ہے اور ۳۸ ویں خط متوازی کا بری اور بحری دفاع کمزور ہے۔ نیز شمال میں بھی اقوام متحدہ کی فوجوں کے اتارے جانے کا امکان باقی ہے۔

اگر اقوام متحدہ کی افواج کی یہی رفتار رہی تو ماسکو کو فوراً تین میں سے کوئی ایک راستہ اختیار کرنا ہوگا اپنی کٹھ پتلی حکومت کو ختم ہو جانے دے یا شمالی کوریا پر دوبارہ قبضہ کے لئے روسی فوجیں روانہ کرے یا جنگ ختم کرنے کے لئے منافقتی سودے بازی شروع کرے۔ گذشتہ شب جنرل میک آرتھر نے کہا کہ یا تو دشمن ہم سے اسی محاذ میں لڑ سکتا ہے یا شمال میں ہمارا مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے پاس اتنی فوج نہیں ہے کہ دونوں مورچوں پر ہمارا مقابلہ کرے۔ (اسٹار)

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تجارت جاری رہے گی

نئی دہلی ۱۸ ستمبر سٹیٹسمین۔ دہلی کے نمائندے کو معلوم ہوا ہے کہ بین الاقوامی مالی فنڈ کی طرف سے پاکستانی کرنسی کے شرح مبادلہ کے تعین کے التوا کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مکمل تجارتی تعطل پیدا نہیں ہوگا۔ دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ اپریل کے ماتحت تجارت جاری رہے گی۔ حکومت ہند اور پاکستان کے درمیان جو متوازن تبادلہ اشیا کا معاہدہ ہوا تھا اس کی مدت ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس مدت کے ختم ہونے کے بعد بھی دونوں ملکوں کے درمیان تجارت جاری رہے گی

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان اس بارے میں گفت و شنید ہو چکی ہے کہ اگر موجودہ معاہدہ کی تاریخ ختم ہونے سے پہلے پاکستانی سکہ کی شرح مبادلہ کا کوئی تصفیہ نہ ہو سکے تو موجودہ انتظامات کو جاری رکھا جائے

خیال ہے کہ تبادلہ اشیا کے نئے معاہدہ میں پٹ سن کو بنیادی حیثیت حاصل ہوگی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ اپریل کے تحت ہند و پاکستان میں پٹ سن کی ۱۳ کروڑ روپیہ کی تجارت ہوئی۔ آزادی سے منتقل کی جانے والی دوسری اشیاء کی تجارت کے متعلق آٹھ کروڑ روپیہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس طرح اس معاہدہ کے تحت کل ۴۳ کروڑ کی تجارت ہوئی۔ (سٹیٹسمین)

مسٹر کھوڑو پھر سندھ لیگ کے صدر بنا دیئے گئے

کراچی ۱۸ ستمبر۔ آج صوبہ سندھ کی مسلم لیگ کونسل نے مسٹر ایوب کھوڑو کو صوبہ مسلم لیگ کا دوبارہ صدر منتخب کر دیا ہے۔ مسٹر کھوڑو کے سوا کوئی اور نام ہی تجویز نہیں کیا گیا تھا۔

کونسل نے مسٹر ایوب کھوڑو کی ایک تجویز بھی منظور کر لی جس کے ماتحت صدر کو صوبائی لیگ کے دوسرے عہدیداروں کو نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

عیدالاضحیٰ اتوار کو ہوگی

لاہور ۱۷ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی اطلاع کے مطابق رویت ہلال کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ عیدالضحیٰ اتوار ۲۴ ستمبر کو ہوگی۔ اضلاع سے آمدہ بیشتر اطلاعات کے مطابق چاند ۱۴ ستمبر کو دیکھا گیا لہٰذا یکم ذوالحج ۱۵ ستمبر کو تھی۔

کناڈی بحری دستہ برطانوی بیڑے کیساتھ کام کرے گا

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ آئندہ مہینہ بحیرہ روم میں برطانوی ہوم فلیٹ کے ساتھ پہلی دفعہ ایک کناڈی دستہ بھی کام کرے گا۔

ہوم فلیٹ کے ۲۰ سے زیادہ جہاز اس مشق میں شریک ہوں گے اور کناڈی دستہ ہلکے کروزر "مگنیفنٹ" (۱۴۰۰۰ ٹن) اور دو تباہ کن جہازوں پر مشتمل ہوگا۔ یہ کناڈی جہاز اس وقت یورپی سمندروں میں موجود ہیں آبدوزکشتیوں کے خلاف کارروائی کے تربیتی اسکول کا کورس ختم کرنے کے بعد یہ جہاز معاہدہ شمالی اقیانوس والے ممالک کی بندرگاہوں کو جائیں گے اور وہاں سے جا بحر جبرالٹر میں برطانوی جہازوں سے جا ملیں گے (اسٹار)

برطانوی تربیتی طیاروں کا جائزہ

... لنڈن ۱۸ ستمبر۔ دو برطانوی تربیتی طیارے امریکہ ... میں امریکی طیاروں سے مقابلہ میں شریک ہوں گے جیسے امریکی فضائیہ اور بحریہ اپنے موجودہ تربیتی طیاروں سے زیادہ بہتر خیال کر رہے ہیں۔

یہ ... اینڈ ولف ہوائی مستقر ٹیکساس میں ہوں گی اور دس میں تین مہینے صرف ہوں گے۔ غیر برطانوی ... وزارت فضائیہ کا خیال ہے کہ اس جانچ سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ کس قسم کا طیارہ فوج کے تمام ارکان کی تربیتی ضروریات پوری کر سکتا ہے "جیبل" میں استاد اور شاگرد ساتھ ہی بیٹھتے ہیں اس کی تیز ترین پرواز ۳۰۵ میل فی گھنٹہ ہے۔ (اسٹار)